سوال

(599)تاش کے پتوں سے کھیلنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ تاش کے پتوں سے کھیلتے ہیں اور اس طرح کے بعض کھیلوں میں وہ بسا اوقات یہ شرط بھی لگالیتے ہیں کہ جو شکست کھا گیا وہ اس قدر مال ادا کرے گا یا جوس خرید کر پلائے گا یا اس طرح کی کوئی اور شرط لگالیتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟ فتوی عطا فرمائیں اللہ تعالی آپ کو اجر و ثواب سے نوازے گا، نیز جو لوگ اس طرح کا کھیل کھیلتے ہیں، انہیں نصیحت بھی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کام حرام ہے جو قطعا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«لَاسَبَقَ اِلَّافِي خُفٍّ، أَوْحَافِرٍ، أَوْنَصْلٍ» (سنن ابی داود، الجهاد، باب فی السبق، ح: 2574 وجامع الترمذي: الجهاد، باب ماجاء فی الرهان والسبق، ح: 1700 وسنن النسائی، الخیل، باب السبق ح 3616 واللفظ لهما)

''مقابلہ صرف تیر اندازی یا اونٹ یا گھوڑے دوڑانے میں ہے۔''

مذکورہ بالا صورت بلاشبہ اس جوا کی ہے، جسے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حرام قرار دیا اور شراب اور بتوں کی پوجا کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يَٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّيطٰنِ فَاجتَنِبوهُ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ٩٠ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں، سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم نجات پاؤ۔''

اس طرح کا کھیل کھیلنے والوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کے حضور توبہ و استغفار کریں اور آئندہ یہ کھیل نہ کھیلیں۔ اس طرح کے کھیل سے جو وہ کمائی کریں گے، وہ حرام ہوگی اور قطعا حلال نہیں ہوگی۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ یہ کھیل جو انسان کو خیر و بھلائی کے کاموں سے غافل کردیں، یہ واقعی انسان کے لیے بعت بڑے خسارے کا سبب ہیں کیونکہ ان سے انسان کے بہت سے قیمتی اوقات ضائع ہوجاتے ہیں۔ عقل مند انسان جب اپنے مال کو بے فائدہ ضائع نہیں کرتا تو اسے اپنا قیمتی وقت تو بالاولی ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وقت تو مال

سے زیادہ قیمتی چیز ہے اور پھر نوجوانوں اور دیگر لوگوں کا اپنے قیمتی اوقات کو ان جیسے بے فائدہ کھیلوں میں ضائع کرنا، بے حد حزن وملال کا سبب ہوگا۔ یہی وجہ کہ بہت سے علماء نے اس طرح کے کھیلوں کو معاوضہ کے بغیر بھی حرام قرار دیا ہے اور اگر ان میں معاوضہ کی اس طرح کی کوئی شرط ہو تو پھر ان کے حرام ہونے میں قطعا کوئی شک نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص456

محدث فتویٰ